روزنامہ

FR-10

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

بدھ 6۔اپریل 2016ء 27 جمادی الثانی 1437 ہجری 6 شہادت 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 78

عظیم ترین انسان

لامارٹین اپنی کتاب ''ہسٹری آف ترکی'' میں تحریر کرتے ہیں:۔

فلاسفر، مقرر، رسول، قانون دان، جنگی ماہر، ذہنوں کو فتح کرنے والا، حکمت کے اصول قائم کرنے والا، بیس دنیوی سلطنتوں اور ایک روحانی سلطنت کا بانی یہ سب کچھ تھا محمد (ﷺ) وہ تمام معیار جن سے انسانی عظمت کا پتہ لگایا جا سکتا ہے، ان کے لحاظ سے ہم بجا طور پر یہ سوال کر سکتے ہیں کیا اس (محمدؐ) سے عظیم تر کوئی انسان (دنیا میں) ہے؟

(Lamartine, History of Turky, Page :2769)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

رسول پاک ﷺ تمام پہلوؤں سے اشجع الناس تھے جس کی گواہی صحابہ کرامؓ نے دی اور صحابہ کی یہ شہادت واقعیت اور حقیقت پر مبنی ہے۔ واقعات اس پر شاہد ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی مبارک ذات جہاں اور خوبیوں کی بدرجۂ اتم مالک تھی وہاں پر شجاعت میں بھی لاثانی تھی۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے زیادہ کسی شخص کو بہادر اور سخی نہیں دیکھا۔

(الشفاء لقاضی عیاض القسم الثانی فی تکمیل اللّٰہ تعالیٰ لہ محاسن خلقا و خلقا صفحہ 237)

حضرت براءؓ بن عازب بیان کرتے ہیں کہ خدا کی قسم جب شدید لڑائی شروع ہو جاتی تو ہم رسول کریم ﷺ کو ڈھال بنا کر لڑتے تھے اور ہم میں سے بہادر وہ سمجھا جاتا تھا جو رسول کریم کے پہلو میں ہو کر لڑے۔ (مسلم کتاب الجھاد باب فی غزوۃ حنین 4616)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ جب میدان جنگ خوب گرم ہو جاتا اور (رسول اللہ ﷺ کے اردگرد) شدید لڑائی شروع ہو جاتی تو ہم رسول کریم ﷺ کی پناہ لیا کرتے تھے۔ ایسے مواقع پر تمام لوگوں کی نسبت آپ دشمن کے زیادہ قریب ہوا کرتے تھے۔ بدر میں مَیں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ ہم آپ کی پناہ لئے ہوئے تھے حالانکہ آپ کفار کے بالکل قریب پہنچے ہوئے تھے۔ اس روز رسول اللہ ﷺ نے سب سے سخت جنگ کی۔

اسی طرح روایت کی جاتی ہے کہ بہادر وہی سمجھا جاتا تھا جو کہ جنگ میں رسول اللہ ﷺ کے قریب ہوا کرتا تھا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ جنگ میں دشمن کے سب سے قریب چلے جایا کرتے تھے۔

(الشفاء لقاضی عیاض القسم الثانی فی تکمیل اللّٰہ تعالیٰ لہ محاسن خلقا و خلقا صفحہ 237)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا طاقتور پہلوان وہ شخص نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے۔ اصل پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھتا ہے۔ (بخاری کتاب الادب باب الحذر من الغضب 6114)

مخالفین کی مخالفت کے سامنے ڈٹ جانا، ہر سختی اور ظلم کو برداشت کرنا لیکن اپنے مقصد کو ترک نہ کرنا، یہ بھی شجاعت ہے۔ مکی زندگی میں رسول اللہ ﷺ کی ذات پر، آپ کے خاندان پر، آپ کے صحابہ پر کون سا ظلم نہیں توڑا گیا، دھمکیاں دی گئیں، آوازے کسے گئے، اڑھائی سال بائیکاٹ کیا گیا، لیکن خدا کے دلیر بندے کے ثبات قدم میں لغزش پیدا نہ ہوئی۔

مکّہ میں تیرہ سالہ مظالم کا اذیت ناک دور نبی کریمؐ نے جس شجاعت اور مردانگی سے گزارا ہے وہ آپؐ ہی کا خاصہ ہے۔ ہر چند کہ اہل مکّہ سے آپؐ کی جان کو خطرہ لاحق ہوتا تھا مگر آپؐ ان کے درمیان چلتے پھرتے، صحن کعبہ میں جاتے، اعلانیہ عبادت کرتے اور قرآن کی تلاوت کرتے۔ دشمن نے بارہا آپؐ کے قتل کے منصوبے بنائے مگر ناکام ہوئے۔

دعویٰ نبوت کے آغاز کا واقعہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت ابوطالب نے آپ کو کہا کہ اے میرے بھتیجے تمہاری قوم نے میرے پاس آ کر تمہارے بارے میں فلاں فلاں بات کی ہے تم اپنی اور میری جان کے ہلاک کرنے کی بات نہ کرو اور ایسے کام کی مجھ کو تکلیف نہ دو جس کی مجھ میں طاقت نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے یہ خیال کیا کہ اب میرے چچا میری مدد نہیں کر سکتے اس لئے ان کو جواب دیا! اے میرے چچا! اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ چاند لا کر رکھ دیں تب بھی میں اس کام کو نہیں چھوڑ سکتا یہاں تک کہ اللہ اس کو پورا کر دے یا میں خود اس کام میں ہلاک ہو جاؤں۔

(السیرۃ لابن ہشام باب طلب ابی طالب الی الرسول ﷺ الکفّ عن الدعوۃ)

الفضل کا ای میل ایڈریس

روزنامہ الفضل کا ای میل ایڈریس تبدیل ہو گیا ہے۔ 18 مارچ کے بعد سے احباب نے جو ای میلز کی ہیں وہ درج ذیل نئے ایڈریس پر دوبارہ کر دیں۔ شکریہ

editoralfazl@gmail.com

☆..........☆..........☆

ضرورت کارکنان

دفاتر تحریک جدید میں مستقبل کی ضروریات کے پیش نظر حسب ذیل آسامیوں کیلئے احمدی احباب کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احمدی احباب جو خدمت سلسلہ کا جذبہ رکھتے ہوں وہ اپنی درخواستیں تعلیمی اسناد، قومی شناختی کارڈ، Experience Letter کی نقول اور ایک عدد تازہ تصویر کے ہمراہ مورخہ 15؍اپریل 2016ء تک امیر/صدر صاحب کی سفارش کے ساتھ وکالت دیوان تحریک جدید کو بھجوا دیں۔

واقفین نو جو اس معیار پر پورا اترتے ہوں وہ اپنی درخواستیں ضرور بھجوائیں۔

محررین وانسپکٹران: تعلیم بی اے، بی ایس سی، بی کام ہو۔ عمر زیادہ سے زیادہ 30 سال ہو۔ کمپیوٹر آپریٹنگ اور اکاؤنٹس کا تجربہ رکھتے ہوں۔ خوشخط اور انگریزی و اردو ڈرافٹنگ کا ملکہ رکھتے ہوں۔

چوکیداران: عمر زیادہ سے 50 سال ہو۔ ذاتی لائسنس رکھتے ہوں۔ تربیت یافتہ اور ریٹائرڈ فوجیوں کو ترجیح دی جائے گی۔

باورچی: عمر زیادہ سے 35 سال ہو۔ Continental، چائنیز اور اٹالین کھانے بنانا جانتے ہوں۔ معیاری ہوٹلز میں کام کا تجربہ ہو۔ Cooking میں ڈپلومہ یا ڈگری رکھنے والے احباب کو ترجیح دی جائے گی۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

☆..........☆..........☆

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

اداریہ

لدھیانہ میں پہلی احمدی جماعت قائم ہوئی

1835ء۔ سال پیدائش حضرت مسیح موعود کی انقلاب انگیز حیثیت

دنیا میں یہ اعزاز لدھیانہ کو حاصل ہے کہ سب سے پہلی احمدی جماعت لدھیانہ میں قائم ہوئی اور یہ اللہ تعالیٰ کی عمیق حکمتوں کے ماتحت تھا۔ اس مضمون کو سمجھنے کے لئے پہلے پس منظر جاننا ضروری ہے۔

18 ویں صدی میں ہندوستان مشرقی مذاہب کا اکھاڑہ بن چکا تھا یہاں تک کہ مغرب سے عیسائیت بھی حکومتی کروفر کے سہارے تمام جدید سائنسی ایجادات کے جلَو میں روٹیوں کے پہاڑوں اور آگ کے شعلوں کے ساتھ مسیح کی خدائی کا جھنڈا لہراتے ہوئے آ پہنچی اور سب مذاہب نے مل کر عیسائیت کی سرکردگی میں دین حق کو علمی اور قلمی جنگ میں نیست و نابود کرنے کا نقارہ بجا دیا۔

18 ویں صدی کے آخر میں 1793ء میں پہلا عیسائی مبلغ William Carey ہندوستان آیا۔

(Turning the World upside down by A.Pulleng and 5 others. P.90 England,1972)

اور انیسویں صدی کے آخر تک عیسائی مبلغین، پادریوں اور چرچ کے عملے کی تعداد ساڑھے 9 ہزار سے تجاوز کر چکی تھی۔

(Christianity in a Revolutionary Age, Vol.III by K.S.Latourette, p.403&407,London,1961)

اسی لئے 7 جلدوں میں عیسائیت کی تاریخ لکھنے والے مصنف لاٹریٹ نے 1815ء سے 1914ء تک کے دور کو عیسائیت کے پھیلاؤ کی عظیم صدی قرار دیا ہے۔

(Encyclopaedia Britannica, Vol.15,P.573,London,1970)

عیسائی پادریوں نے وسط ایشیا میں عیسائیت کی ترقی کے لئے پنجاب کو قدرتی Base قرار دیا۔

(تاریخ احمدیت جلد اول ص 90)

اور پنجاب میں پہلا عیسائی مشن 1835ء میں لدھیانہ میں قائم کیا گیا۔ یہاں پہلے سے ایک عیسائی سکول بھی قائم تھا۔

(Our Missions in India by Merris Wherry,P.11,12 Boston,1 U.S.A,1926)

اسی سال حضرت مسیح موعود کی 13 فروری 1835ء کو پیدائش ہوئی۔

لدھیانہ احمدیت اور عیسائیت کی تاریخ میں بہت اہم مقام رکھتا ہے۔ محققین بتاتے ہیں کہ عیسائی مشنریوں نے پنجاب میں سب سے پہلے اس شہر لدھیانہ سے فارسی زبان میں 1833ء میں لدھیانہ اخبار جاری کیا جو قلمی اخبار کی صورت میں تھا 2 سال بعد 1835ء میں چھاپہ خانہ قائم ہوا تو یہ ٹائپ میں چھپنے لگا۔

(پنجاب میں اردو صحافت کی تاریخ ص 81 ڈاکٹر مسکین علی حجازی۔ سنگ میل پبلی کیشنز لاہور 1977ء)

1835ء کا سال ہندوستان کی تاریخ میں ایک انقلاب انگیز سال ہے۔ جس سے ذریعہ تعلیم کا مسئلہ واضح ہو کر سامنے آیا کہ آئندہ انگریزی ہی ذریعہ تعلیم ہوگی اور وہ ہزاروں لاکھوں مسلمان جو فارسی خواں تھے اور مملکت کا کاروبار فارسی زبان ہونے کی وجہ سے ان کا سیاسی، معاشی اور انتظامی اثر و رسوخ تھا ان کو مفلوج کر ڈالا۔

1833ء میں برطانوی دارالعوام نے ایسٹ انڈیا کمپنی کے چارٹر کی تجدید کی تو لارڈ میکالے کی آمد نے صورت حال کو بدل کر رکھ دیا۔ 1834ء میں وہ سرکاری بورڈ کی عمومی کمیٹی کے صدر کے طور پر وارد ہند ہوئے۔ 2 فروری 1835ء کو اس کی معروف تعلیمی یادداشت سامنے آئی امکان تھا کہ کمیٹی کے دوسرے اراکین جن میں پرنسپ (Princep) جیسے مستشرق شامل تھے۔ اس کو نامنظور کر دیں گے۔ مگر گورنر جنرل نے اگلے مہینے کی سات تاریخ کو اسے منظوری دے کر سرکاری دستاویز بنا ڈالا۔ 7 مارچ 1835ء کی تاریخ تعلیمی پروگرام میں اہم شمار ہو سکتی ہے۔...... اس دن کے بعد حکومت کے تعلیمی فنڈ ایک بڑی حد تک مغربی طرز کے مدرسوں اور کالجوں پر صرف ہونے لگے جن کا ذریعہ تعلیم انگریزی تھا۔

(Educational Controversies in India by Princep: 336-340)

(بحوالہ اردو زبان کی خدمت از ڈاکٹر مس رضیہ نور محمد)

لارڈ میکالے اور ان کے دوسرے معاصرین یہ محسوس کرتے تھے کہ مقامی باشندے اس وقت تک متمدن نہیں ہو سکتے جب تک وہ مذہب تبدیل کر کے عیسائی نہ ہو جائیں۔ مسٹر انفنٹن نے اس مقصد کے لئے ایک یادداشت بھی مسٹر وارڈ کی مدد سے حکومت کو پیش کی جس میں برملا لکھا۔

''میں اعلانیہ تو نہیں مگر در پردہ پادریوں کی حوصلہ افزائی کروں گا اگرچہ مجھے گورنر صاحب سے اس بارے میں اتفاق ہے کہ مذہبی امور میں امداد کرنے سے احتراز کیا جائے۔ تاہم جب تک ہندوستانی لوگ عیسائیوں کی شکایت نہ کریں۔ تب تک ان کی تعلیم کے مفید ہونے میں ذرا شبہ نہیں خواہ تعلیم سے ان کی آراء میں ایسی تبدیلی پیدا نہ ہو سکے کہ وہ اپنے مذہب کو لغو سمجھنے لگیں تاہم اس سے وہ زیادہ ایماندار اور محنتی رعایا تو ضرور بن جائیں گے۔''

(انگریزی نظام تعلیم کا اساسی تخیل صفحہ 15 از عبدالحمید صدیقی۔ روہیل کھنڈ سوسائٹی لیاقت آباد کراچی)

فروری 1835ء میں لارڈ میکالے نے جدید نظام تعلیم کے بنیادی مقاصد کا ذکر ان الفاظ میں کیا

''ہمیں ایک ایسی جماعت بنانی چاہئے جو ہم میں اور ہماری کروڑوں رعایا کے درمیان مترجم ہو اور یہ ایسی جماعت ہونی چاہئے جو خون اور رنگ کے اعتبار سے تو ہندوستانی ہو مگر مذاق اور رائے اور اظہار اور فہم کے اعتبار سے انگریز ہو۔'' (تاریخ ادبیات صفحہ 18)

''مارچ 1835ء میں رسوائے زمانہ ریزولیوشن جو لارڈ بینٹنگ کے نام سے موسوم ہے اس کے الفاظ یہ ہیں۔

''گورنر جنرل کی رائے ہے کہ حکومت برطانیہ کا بڑا مقصد اہل ہند میں یورپین لٹریچر اور سائنس کی اشاعت کرنا ہے اور جس قدر رقوم مقاصد تعلیم کے لئے مخصوص ہیں وہ صرف انگریزی تعلیم پر خرچ ہونی چاہئیں۔...... وہ رقوم جو ان اصلاحات کی رو سے کمیٹی کے قبضہ میں آئیں وہ آئندہ دیسی لوگوں میں انگریزی زبان کے ذریعے سے انگریزی علم و ادب اور سائنس کی اشاعت میں صرف کی جائیں۔''

(فرنگیوں کا جال صفحہ 171 از امداد صابری)

دیکھتے دیکھتے فرنگیوں نے ہندوستان میں پاؤں جمانے میں ہندوستان کی تمام قوموں پر نصرانیت کے تسلط اور غلبہ کرنے کے لئے زبانی پراپیگنڈہ کرنے کے علاوہ کتابی پراپیگنڈہ شروع کر دیا۔ ابتداء میں وہ صرف انجیل کی مختصر دعائیں چھپواتے اور عوام میں مفت تقسیم کرتے تھے۔ 1835ء میں کلکتہ بائبل سوسائٹی کو خصوصی امداد سے نوازا گیا۔ 1840ء میں برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی نے بائبل چھاپنے اور اس کی تبلیغ کرنے کا بیڑا اٹھایا اور بے شمار سوسائٹیاں وجود میں آئیں۔

1837ء میں اسی شہر لدھیانہ میں پنجاب کا پہلا گرجا گھر بھی تعمیر ہوا۔

(انگریز اور بانی سلسلہ احمدیہ ص 17 مولانا عبدالرحیم درد حیدرآباد سندھ۔ 1954ء)

یہی وہ شہر ہے جہاں حضرت مسیح موعود نے 1889ء میں جماعت احمدیہ کی بنیاد ڈالی اور لدھیانہ وہ باب لد بن گیا جہاں قلم کے ذریعہ دجال کا سر قلم کیا جانا مقدر تھا۔

حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا ہے کہ حدیث نبوی میں یہ ذکر ہے کہ مسیح موعود باب لد پر دجال کو قتل کرے گا۔ تو ''لد'' دراصل لدھیانہ کا ملخص ہے جس کی خدا تعالیٰ نے فعلی شہادت سے تائید کر دی۔

لدھیانہ ہی وہ مقام ہے جہاں دنیا میں سب سے پہلی احمدی جماعت قائم ہوئی اور یہاں مخلصین کی ایک جماعت جس نے چندہ کے لئے قدم اٹھایا۔ (الحکم 14 نومبر 1934ء صفحہ 3)

لدھیانہ کے مخلصین کے سرخیل حضرت صوفی احمد جان صاحب تھے۔ جو بیعت 1889ء سے پہلے فوت ہو چکے تھے۔ مگر ان کے گھر پر ہی حضرت مسیح موعود نے بیعت لی۔ حضرت صوفی صاحب کا سارا خاندان بھی حضور پر ایمان لایا۔ اب یہ گھر دارالبیعت کے نام سے مشہور ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میرا ارادہ ہے کہ اس مقام کا خاص طور پر نقشہ بنایا جائے اور بیعت کے مقام پر ایک علیحدہ جگہ تجویز کی جائے اور نشان لگا دیا جائے اور اس موقع پر وہاں جلسہ کیا جائے۔ چالیس آدمیوں سے حضرت مسیح موعود نے اس جگہ بیعت لی تھی ان سب کے نام اس جگہ لکھ دیئے جائیں۔ (رپورٹ مجلس مشاورت 1931ء صفحہ 106)

لدھیانہ کا گھر اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے پاس ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس مکان کو یادگار بنانے کی کوشش بہر حال کی جا رہی ہے۔

(الفضل 15 ستمبر 2015ء)

مکرم ندیم احمد فرخ صاحب

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بچوں سے حسن سلوک

آنحضرت ﷺ کو خدا تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین کے لقب سے نوازا ہے۔ چنانچہ آپ کی حیات مبارکہ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات ہم پر بالکل عیاں ہو جاتی ہے کہ بلا شبہ آپ رحمۃ للعالمین تھے آپ نہ صرف انسانوں بلکہ جانوروں تک کے لئے باعث رحمت تھے۔ آپ ﷺ کے رحمت کے ہر پہلو پر تو بحث کرنا ممکن نہیں ہے مگر خاکسار آپ ﷺ کے بچوں سے حسن سلوک کے حوالہ سے چند واقعات پیش کرتا ہے۔

سلام میں پہل

نبی کریم ﷺ کا یہ طریق تھا کہ آپ بچوں سے سلام کرنے میں ہمیشہ پہل کیا کرتے تھے جیسا کہ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ کچھ بچے کھیل رہے تھے رسولؐ اللہ ان کے پاس سے گزرے تو آپؐ نے ان کو پہلے سلام کیا۔

(سنن ابی داؤد کتاب السلام علی الصبیان)

بچوں کو تحائف

آپ کا مجلس میں پھل کھانے کا طریق کیا تھا اس کے بارے میں حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ:

جب بھی پہلا پھل آتا تو آپ ﷺ پھلوں میں برکت کی دعا کرتے اور پھر پہلے وہ پھل مجلس میں موجود سب سے چھوٹے بچے کو عطا فرماتے تھے۔

(مسلم کتاب الحج باب فضل المدینہ حدیث 474)

بچوں سے دل لگی

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا ہمارے گھر آنا جانا تھا میرا ایک چھوٹا بھائی تھا جسے ابو عمیر کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ اس کی ایک سرخ چونچ والی بلبل تھی جس سے وہ کھیلا کرتا تھا وہ مرگئی اس کے مرنے کے بعد رسولؐ اللہ ہمارے ہاں آئے تو عمیر کو افسردہ دیکھا پوچھا اس کو کیا ہو گیا ہے۔ چپ چپ ہے۔ گھر والوں نے کہا کہ اس کی نغیر یعنی بلبل مرگئی ہے اس پر آپ ﷺ نے ابو عمیر کو بہلانے کے لئے اس کو یہ کہہ کر چھیڑنا شروع کر دیا کہ

یا ابا عمیر ما فعل النغیر

کہ اے ابو عمیر نغیر تجھ سے کیا کر گئی۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب)

حضرت عبداللہ بن حارثؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عباسؓ کے بچوں عبداللہؓ اور عبیداللہؓ اور دیگر بچوں کو قطار میں کھڑا کر کے ان کی دوڑ شروع کرواتے اور فرماتے جو سب سے پہلے دوڑ کر مجھ تک پہنچے گا اسے یہ انعام دوں گا۔ پھر بچے دوڑ کر آپ تک پہنچتے کوئی آپ کی پیٹھ پہ چڑھتا کوئی سینے پر۔ آپ کو چومتے اور ان کو اپنے ساتھ چمٹا لیتے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد اوّل صفحہ 214 بیروت)

اپنے بچوں سے حسن سلوک

ایک دفعہ آپ ﷺ اپنے بچوں کو پیار سے چوم رہے تھے کہ ایک بدوی سردار نے کہا آپ بچوں کو چومتے بھی ہیں۔ میرے دس بچے ہیں میں نے تو کبھی کسی کو نہیں چوما۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ نے تیرے دل سے رحمت نکال لی ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

(بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الوالد وتقبیلہ)

بیٹیوں کی اولاد سے محبت

آپ ﷺ کو اپنی اولاد کی اولاد سے بھی بہت پیار تھا جیسا کہ حضرت ابو قتادہؓ بیان کرتے ہیں ہم نماز کے انتظار میں تھے۔ بلالؓ نے آپ کو نماز کی اطلاع دی آپ تشریف لے آئے آپ کی نواسی امامہ بنت ابی العاص آپ کے کندھوں پر تھی۔ آپؐ اپنے مصلے پر کھڑے ہوئے ہم پیچھے تھے اور وہ بچی آپ کے کندھوں پر ہی تھی۔ رسولؐ اللہ کی تکبیر کے ساتھ ہم نے بھی تکبیر کہی۔ رکوع میں جاتے وقت رسولؐ اللہ نے ان کو کندھے سے اتار کر نیچے بٹھا دیا۔ رکوع اور سجدے سے فارغ ہو کر پھر اسے اٹھا کر کندھے پر بٹھا لیا۔ نماز کی ہر رکعت میں ایسے ہی کیا۔ یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوئے۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب عمل فی الصلوٰۃ)

حضرت ابو لیلیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ کمسن حضرت حسن یا حسین میں سے کوئی آپ ﷺ کی گود میں چڑھا ہوا تھا۔ اچانک بچے نے پیشاب کر دیا اور میں نے حضور کے پیٹ پر پیشاب کے نشان دیکھے۔ ہم لپک کر بچے کی طرف آگے بڑھے تا کہ اسے اٹھا لیں۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا میرے بیٹے کو میرے پاس رہنے دو اور اسے ڈراؤ نہیں پھر آپ ﷺ نے پانی منگوا کر اس پر انڈیل دیا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 348 دارالفکر بیروت)

حضرت براء بن عازب کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا حضرت حسنؓ آپ کے کندھے پر تھے اور فرما رہے تھے۔

"اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر"۔

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب الحسن)

خادم بچوں سے حسن سلوک

رسول کریم ﷺ کا اپنے خادم بچوں سے حسن سلوک ایسا تھا کہ جس کی مثال ملنا ہی مشکل ہے آپ اپنے خدام سے مل کر کھانا کھاتے تھے اور آپ ان کی ضروریات کا بہت خیال رکھتے تھے۔ ان کو ماں باپ کا پیار دیتے تھے۔ انہی خادموں میں سے ایک حضرت زید بن حارثہؓ ہیں۔ یہ وہ واحد صحابی ہیں جن کا ذکر خدا تعالیٰ نے اپنی عظیم کتاب (سورۃ الاحزاب:38) میں محفوظ کر دیا ہے۔ آپ ایک غلام تھے جب آپ قیدی بن کر لائے گئے تو آپ کی عمر آٹھ سال تھی آپ کو قریش کے ایک سردار حکیم بن حزام نے اپنی پھوپھی حضرت خدیجہؓ کے لئے خریدا تھا حضرت خدیجہؓ نے آپ کو حضرت رسول کریم ﷺ کو ھبہ کر دیا تھا۔

رسول کریم ﷺ نے ان سے اتنا محبت و پیار کا سلوک فرمایا کہ آپ کے محبت و پیار کی وجہ سے آپؓ اپنے والدین تک کو بھول گئے جب آپ کے والد اور رشتہ دار آپ کو لینے آئے تو اس وقت ان کی حیرت کی انتہاء نہ رہی کہ آپ نے جب اپنے والد کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا اور رسولؐ اللہ کی غلامی پر فخر کر کے اسے اپنے والدین کے پیار پر ترجیح دی۔

(سرکار دو عالم طبقات ابن سعد قسم اوّل جز ثالث نمبر 27)

یہ نبی کریم ﷺ کی آپ سے محبت وشفقت تھی جس کی وجہ سے حضرت زیدؓ نے آزادی پر آپؐ کی غلامی پر ترجیح دی۔

حضرت انسؓ ان بچوں میں سے تھے جن بچوں نے نبی کریم ﷺ کا مدینہ آمد پر استقبال کیا تھا آپؓ کی والدہ ماجدہ حضرت ام سلیمؓ آپ کو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کی تھی۔

"ھٰذَا اَنَس غُلَام یَخْدُمُكَ"

یہ بچہ انس آپ کی خدمت کرے گا اور پھر حضرت انسؓ اور آپ ﷺ کی غلامی میں پیش کر دیا اور حضرت انس خادمِ رسول کے لقب سے مشہور ہو گئے اور آپ اس لقب پر بڑا فخر کیا کرتے تھے۔

حضرت انسؓ آپ ﷺ کے حسن اخلاق کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ ایک بار آپ نے مجھے کسی کام کے لئے بھیجا۔ میں نے کہا میں نہیں جاؤں گا لیکن دل میں میرے یہ تھا کہ ضرور جاؤں گا کیونکہ رسول اللہ حکم دے رہے ہیں بہر حال میں چل پڑا اور بازار میں کھیلتے ہوئے بچوں کے پاس سے گزرا اور ان کے پاس کھڑا ہو گیا۔ آنحضرت تشریف لائے اور پیچھے سے میری گردن پکڑ لی میں نے مڑ کر آپ کی طرف دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے۔ آپ نے فرمایا۔

انس! جس کام کی طرف میں نے تجھے بھیجا تھا وہاں گئے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! ہاں ابھی جاتا ہوں انس کہتے ہیں خدا کی قسم! میں نے نو سال تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی مجھے علم نہیں کہ آپ نے کبھی فرمایا ہو کہ تو نے یہ کام کیوں کیا یا کوئی کام نہ کیا تو آپ نے فرمایا ہو کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب کان رسول اللہ احسن الناس خلقا)

آپ ﷺ کا بچوں سے اس قدر محبت کا تعلق تھا جس کی گواہی خادم رسول حضرت انسؓ نے ان الفاظ میں دی آپؓ فرماتے ہیں۔

میں نے آپ ﷺ بڑھ کر بچوں کے ساتھ شفقت کرنے والا اور کوئی نہیں دیکھا۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی جلد اوّل ص330)

حضرت زیدؓ کے بیٹے حضرت اسامہؓ تھے جن کو حبّ رسول کا لقب بھی ملا تھا اور آپ نے اس لقب کو اپنی انگوٹھی پر کندہ بھی کروایا ہوا تھا رسول کریم ﷺ کو اسامہ سے بے انتہا محبت تھی جس کا اندازہ مندرجہ ذیل واقعہ سے بخوبی ہو سکتا ہے۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ:

اسامہ ہمارے دروازے کی دہلیز پر ٹھوکر کھا کر گر پڑے، چوٹ آئی، خون پھوٹ پڑا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے صاف کرنے کو فرمایا میں نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور کراہت محسوس کی تو آپ ﷺ نے انہیں بوسہ دیا اور خود اپنے ہاتھ سے خون صاف کیا اور فرمایا اگر اسامہ لڑکی ہوتی تو میں اسے عمدہ پوشاک ولباس پہناتا اور زیور سے آراستہ کرتا۔

(مسند احمد بن حنبل جز سادس صفحہ نمبر 222)

حضرت اسامہ بن زیدؓ اپنے بچپن کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ انہیں اور حضرت حسینؓ کو دونوں رانوں پر بٹھا لیتے تھے اور فرماتے۔

"اے اللہ ان دونوں سے محبت کر میں بھی ان سے محبت کرتا ہوں"۔

(الاستیعاب جلد 1 صفحہ 170)

حضرت اسامہؓ ابھی بچے تھے کہ ایک دفعہ ان کی ناک بہہ رہی تھی حضرت عائشہ نے عرض کی یا رسولؐ اللہ! میں صاف کر دیتی ہوں آپ ﷺ نے فرمایا اسامہ سے محبت کر کیونکہ میں اس سے محبت والفت رکھتا ہوں۔ (بخاری کتاب المناقب باب ذکر اسامہ)

غیر مسلم خادم بچے سے حسن سلوک

آپ ﷺ کا حسن سلوک صرف مسلمان بچوں کے لئے نہ تھا بلکہ آپ ﷺ کا حسن سلوک ان بچوں پر بھی تھا جو کہ غیر مسلم تھے چنانچہ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا آپ ﷺ کا خادم تھا۔ وہ ایک دفعہ بیمار ہو گیا تو رسولؐ اللہ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور آپ ﷺ اس کے سرہانے تشریف فرما ہوئے اور اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت بھی دی۔ اس لڑکے نے اپنے والد کی طرف دیکھا تو اس کے والد نے کہا کہ

باقی صفحہ 5 پر

مکرم عامر شہزاد عادل صاحب

تھرپارکر تاریخ کے آئینے میں

تھرپارکر سمندر جیسی وسعتوں کا حامل عظیم ریگستان ہے۔ کراچی سے سوا چھ سو کلومیٹر دور سندھ کے جنوب مشرق میں اکیس ہزار مربع کلومیٹر رقبے پر پھیلا ہوا صحرائے تھرپارکر دنیا کا تیسرا بڑا صحرا ہے۔ یہ عظیم ریگستانی خطہ سرحد پار رن آف کچھ اور راجستھان سے شروع ہو کر اندرون ملک خیرپور کے صحرائی نارا سے ہوتا ہوا پاکستان کے ایک اور عظیم ریگستان چولستان تک پھیلا ہوا ہے۔

تھرپارکر کی تاریخ و تہذیب کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ تھر ہزاروں سال پہلے سمندر کا حصہ تھا۔ اس خطے میں کئی بندرگاہیں تھیں جن کے ذریعے اس علاقہ کے لوگوں کے باہر کی دنیا کے ساتھ تجارتی اور سماجی روابط استوار تھے۔ تغیرات کے نتیجے میں سمندر پیچھے ہٹتا چلا گیا اور اس خطے نے آہستہ آہستہ عظیم صحرا کی چادر اوڑھ لی۔ سمندر کے پیچھے ہٹنے کے بعد پانی کی کمیابی اور بارشیں نہ ہونے کے سبب یہ وسیع و عریض علاقہ بتدریج ریگستان کی شکل اختیار کر گیا۔

صحرائے تھر اپنے وجود میں کئی تہذیبی رنگ اور خزانے سموئے ہوئے ہے۔ اس کی قدیم تاریخ اور تہذیب وادیٔ مہران سندھ کا عظیم سرمایہ ہیں۔ نوکوٹ سے لے کر بھارت سے ملحقہ تھر کے سرحدی شہر نگرپارکر تک کے طول و عرض میں بکھرے تاریخی کوٹ، قلعے، گئوشالے، مسجدیں، مندر، تاریخی مقامات اور بندرگاہوں کے آثار تھر کی تاریخی عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ یہ تاریخی آثار ماضی میں صحرائے تھر کا رخ کرنے والے مختلف مذاہب، قبیلوں، حملہ آوروں اور ہزاروں برسوں سے یہاں آباد لوگوں کی ذہنی وابستگیوں، دلچسپیوں اور ان کے مخصوص فن تعمیر کا عظیم مظہر ہیں۔

ہندوستان میں ہندو مذہب کے ردعمل میں کئی مذہبی تحریکیں وجود میں آئیں۔ جن میں بدھ مت اور جین مت کی تحریکیں قابل ذکر ہیں جو آگے جا کر دو الگ الگ مذاہب کی شکل اختیار کر گئیں۔ گو کہ جین مذہب بدھ مذہب کا ہم عصر ہے۔ لیکن بدھ مذہب ہندوستان سے باہر نکل کر کئی ملکوں چین، جاپان، تھائی لینڈ برما اور کئی ممالک تک پھیل گیا۔ اس کے برعکس جین دھرم محض ہند اور سندھ تک محدود رہا۔ اسی طرح بدھ مذہب سندھ تک اور جین دھرم سندھ میں صرف تھرپارکر تک محدود رہا۔ تھرپارکر میں جین مذہب کی باقیات آج بھی جا بجا موجود ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں کے ہاتھوں ہونے والی تعمیرات بھی تھر کے طول و عرض میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

تھرپارکر کے قلعے

ایک روایت کے مطابق اٹھارہویں صدی عیسوی میں پورے سندھ میں 23 قلعے یا کوٹ تھے جو خالصتاً عسکری ضرورت کے تحت وجود میں آئے تھے۔

سعید خاور اپنی کتاب ''عظیم صحرائے تھر کی زندگی، تاریخ و تہذیب'' میں لکھتے ہیں۔

تھر کے ان علاقوں پر آغاز میں مسلسل راجپوتوں کا قبضہ رہا۔ گیارہویں صدی عیسوی میں پورے تھر پر سومرہ راجپوتوں کا قبضہ رہا۔ جن سے سوڈھوں نے لڑ کر دوبارہ تھر کا اقتدار چھین لیا۔ ٹھٹھہ میں بھی سومروں کی حاکمیت قائم نہ رہ سکی۔ تو سومروں نے اپنی بکھری قوت جمع کر کے سوڈھوں سے ایک فیصلہ کن جنگ کے بعد عمرکوٹ پر قبضہ کر لیا سومرے زیادہ دیر تک عمرکوٹ کا اقتدار اپنے پاس نہ رکھ سکے۔

سندھ میں سومروں کے بعد جب سموں، ارغونوں، ترخانوں اور مغلوں کی حکومت تھی تو اس وقت پورے تھر پر سوڈھوں کا راج تھا۔ بالآخر 1750ء میں نور محمد کلہوڑو نے عمرکوٹ سمیت پورے تھرپارکر پر اپنی حکومت قائم کر لی۔ 1782ء میں کلہوڑوں نے سندھ کا اقتدار ہتھیانے کے بعد میر فتح علی خان تالپور نے اپنے دیگر بھائیوں میر کرم علی خان تالپور، میر غلام علی خان تالپور اور میر مراد علی خان تالپور کے ساتھ مل کر حکومت کو مستحکم کرنے اور علاقوں کو تادیر اپنے قبضہ میں رکھنے کے لئے مضبوط حکمت عملی تیار کی۔ اس زمانے میں عمرکوٹ پر جودھ پور کے مہاراجہ کا قبضہ تھا۔ جبکہ تھر کے باقی علاقوں پر ابھی سوڈھے سرداروں کی حکومت تھی۔ جو کلہوڑوں کے باج گزار تھے۔ میروں کے سندھ پر برسر اقتدار آنے کے بعد سوڈھوں نے سرکشی کی اور تالپور میروں کی باج گزاری سے انکار کر دیا۔ میر فتح علی خان نے چڑھائی کر کے تھر کا براہ راست قبضہ حاصل کیا اور میروں کا اقتدار مستحکم کرنے کے لئے مختلف مقامات پر قلعے تعمیر کرنے کا آغاز کر کے سوڈھوں کو باج گزاری پر رضامند کیا اور اس کی زیادہ تر توجہ تھر تک محدود رہی۔ پارکر میں قلعے اور کوٹ نہیں بنائے گئے۔ تو سوڈھے وہاں خود مختار ہو گئے اور وقتاً فوقتاً سرکشی بھی کرتے رہے۔

میر فتح علی خان تالپور کی 1812ء میں وفات کے بعد ان کے جانشین بھائی میر کرم علی خان نے جودھ پور کے مہاراجہ سے نہ صرف ایک سال میں عمرکوٹ کا قبضہ لیا بلکہ پورے تھر اور سندھ میں کئی مقامات پر نئے قلعے تعمیر کروائے۔ عمرکوٹ کے سوا زیادہ تر قلعے مثلاً جھڑوک، فتح گڑھ (مٹھی) سنگاریو، نوکوٹ، چیلہار اور ڈیپلو کے کوٹ میروں کے دور اقتدار سے منسوب ہیں۔ (ص155,154)

سندھی اور سرائیکی سماج میں کوٹ قلعے کو کہتے ہیں۔ زمانہ قدیم میں یہ کچی اینٹوں اور گارے مٹی سے بنائے جاتے تھے۔ طرز تعمیر کو نمایاں کرنے اور آرائشی حصوں کے لئے پختہ اینٹیں استعمال میں لائی جاتی تھیں۔ اسلام کوٹ کا قلعہ میروں ہی کے ابتدائی دور 1795ء میں تعمیر کرایا گیا تھا۔ جس کا مقصد صرف تھر پر اپنا کنٹرول مضبوط رکھنا تھا۔ یہ قلعہ 386 مربع فٹ چوڑا تھا۔ یہاں میروں کے مسلح سپاہی کسی بھی بغاوت کو کچلنے کے لئے ہر وقت چوکس رہتے تھے اور اب اس قلعے کے آثار زمین بوس ہو چکے ہیں۔

اسلام کوٹ سے 12 کلومیٹر دور مٹھی و نگرپارکر کی مین شاہراہ پر ایک چھوٹا سا گاؤں ''وروائی'' ہے یہاں کم و بیش ایک ہزار لوگ آباد ہیں۔ یہاں جین دھرم کے دور کی کوئی نشانیاں بشمول مندر موجود ہیں۔ یہ گاؤں تھر کے ان 13 مقامات میں سے ایک ہے جہاں کوئلے کے وسیع ذخائر دریافت ہوئے ہیں۔

ضلع تھرپارکر کے اہم شہر

تھرپارکر کے موجودہ شہروں میں پاری نگر، عمرکوٹ، بوڈیسر، ویراواہ اور کیرتھی اور کاسبو بہت ہی قدیم اور تاریخی شہر ہیں۔ جبکہ ان کی نسبت ڈیپلو، چیلہار، مٹھی، اسلام کوٹ اور نوکوٹ نئے شہر ہیں۔

گوڑی: یہ علاقہ نگرپارکر سے 42 کلومیٹر اور دیراواہ سے 23 کلومیٹر شمال مغرب کی جانب واقع ہے۔ جہاں 38 میٹر لمبا اور 15 میٹر چوڑا سنگ مرمر سے بنا تاریخی جین مندر ہے جس کی قدامت دو ہزار سال پرانی بتائی جاتی ہے۔ اس مندر کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ یہ 1376ء میں اوسواڑ قبیلے کے ساہوکار منگھی نے تعمیر کرایا تھا۔ جب سوڈھوں نے انگریزوں کے خلاف 1809ء میں بغاوت کی تھی تو انگریز سپاہ نے یہاں پناہ لئے ہوئے سوڈھوں کا قلع قمع کرنے کے لئے۔ اس مندر کا ایک حصہ بارود سے اڑا دیا تھا۔ 1822ء تک یہاں میلے لگتے رہے لیکن اب صرف یہ زیارت گاہ بن کر رہ گیا ہے۔ یہ تھر کے دیگر جین مندروں سے زیادہ وسیع اور کشادہ ہے اور اس کا فن تعمیر آنکھوں کو خیرہ کرنے والا ہے۔

نگرپارکر سے 24 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ویراواہ بھی نگرپارکر کی طرح جین دھرم کی باقیات میں سے ہے۔ یہ علاقہ قدیم شہر اور مبینہ بندرگاہ پاری نگر سے متصل تھا۔ جہاں جین دھرم کے آثار موجود ہیں۔ پاری نگر کے بارے میں روایت ہے کہ زمانہ قدیم میں ایک پُر رونق شہر کی طرح آباد ساحلی شہر تھا۔ وہاں زندگی اپنے جوبن پر تھی لیکن بارہویں صدی میں یہ شہر صفحہ ہستی سے مٹ گیا اور اب اینٹوں کے ڈھیر کی شکل میں موجود ہے۔ اس شہر کے آثار پانچویں اور چھٹی صدی میں دریافت ہوئے۔ (ص156)

پاری نگر: نگرپارکر شہر سے 22 اور ویراواہ سے 4 کلومیٹر دور ایک قدیم اور تاریخی شہر پاری نگر کے موہوم آثار آج بھی موجود ہیں اس شہر کے متعلق روایات ہیں کہ جین دھرم کے عروج میں اس کے ماننے والوں کی اکثریت سے آباد تھا۔ جہاں جین دھرم کے کئی مندر آباد تھے۔ کیپٹن ریکس کی تحقیقات کے مطابق زمانہ قدیم میں اس شہر میں جین دھرم کے ماننے والوں کے 5200 گھر ہوا کرتے تھے۔

بوڈیسر: نگرپارکر سے تین کلومیٹر شمال مغرب میں پارکر کے مشہور پہاڑی سلسلے کارونجھر کے دامن میں واقع ہے۔ قدیم دور میں تھرپارکر کے کامیاب اور مہذب شہروں میں سے ایک تھا۔ بوڈیسر کو عام طور پر بوڈی سرنگری بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں پر واقع وسیع تالاب مقامی آبادیوں کی آبی ضروریات پوری کرنے کے لئے صدیوں سے شہرت رکھتا ہے۔ تھر میں عام طور پر آبادیاں پانی کے دستیاب وسائل کے پیش نظر بسائی جاتی ہیں۔ بوڈیسر چونکہ کارونجھر پہاڑ کے دامن میں واقع ہے اور بارشوں کے دنوں میں یہاں پانی کافی جمع ہو جاتا ہے جو سارا سال بوڈیسر اور اس کے آس پاس کے لوگوں اور مال مویشی کے کام آتا رہتا ہے۔

روایات میں آتا ہے کہ جب 1026ء میں سلطان محمود غزنوی نے سومنات فتح کرنے کے بعد تھر کا راستہ اختیار کیا تو یہاں اس کی افواج بھٹک گئیں۔ غزنوی سپاہ پانی کی تلاش میں بوڈیسر آنکلیں اور یہاں کچھ عرصہ تک قیام کیا۔ سلطان محمود

تھرپارکر۔ سندھ اور اس کا ماحول

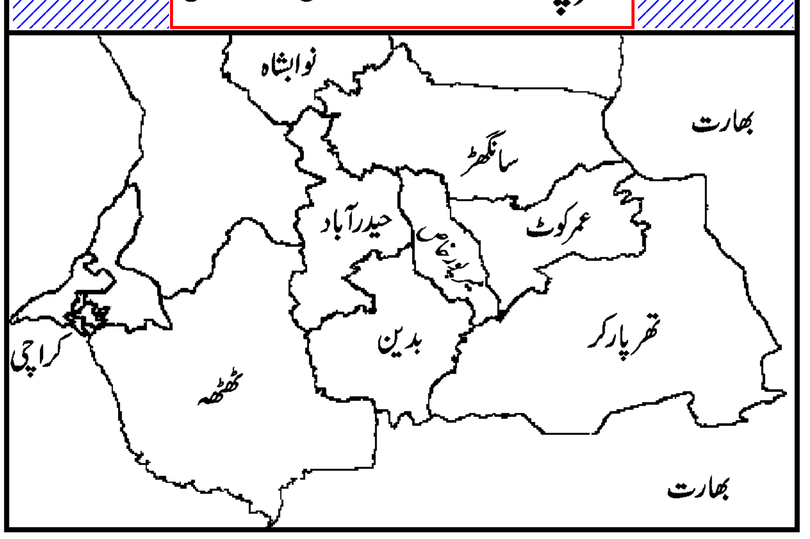

غزنوی نے یہاں ایک یادگار بھی تعمیر کی جسے 1505ء میں دہلی تخت پر براجمان تغلق سلطان محمود بیگڑانے مسجد میں تبدیل کر دیا۔

اس زمانے میں مقامی کھوسوں اور سوڈھوں نے تھرپارکر کے پارکر حصے میں لوٹ مار کی انتہاء کی ہوئی تھی۔ وہ دہلی تخت کے انتہابات کو بھی خاطر میں نہ لاتے تھے۔ سلطان محمود بیگڑانے دوبارہ اس علاقہ پر چڑھائی کی۔ وہ پہلی بار 1504ء میں پارکر آیا اور ان لوٹ مار کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی لیکن وہ باز نہ آئے اور ایک ایسے قافلے کو لوٹ لیا جس میں سلطان محمود بیگڑا کی والدہ بھی شریک سفر تھیں۔ بالآخر 1505ء میں دوبارہ یہاں آیا اور بوڈیسر کے مقام پر سرکش سوڈھوں اور کھوسوں کو ایک خونریز جنگ میں شکست دے کر واپس چلا گیا۔

1505ء میں سلطان محمود بیگڑانے بوڈیسر قیام کے دوران سلطان محمود غزنوی کی یادگار کو ایک چھوٹی سی سنگ مرمر سے تعمیر کی گئی خوبصورت مسجد میں تبدیل کر دیا جس کے آثار آج بھی موجود ہیں۔ یہاں قرب وجوار میں تین جین مندروں کے آثار بھی باقی ہیں جن کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ یہ 1375ء اور 1449ء کے درمیان تعمیر کئے گئے تھے۔

نگرپارکر: قدیم شہر تھرپارکر کے پارکر حصے اور اپنے نام سے منسوب تعلقہ کا صدر مقام بھی ہے۔ چودھویں اور پندرھویں صدی عیسوی میں یہ شہر ہندو جین مذہب کا اہم مرکز تھا۔ یہاں سالدھڑا کے نام سے مشہور مقام پر مہادیو کا مندر ہونے کے باعث ہندوستان وسندھ سے اس مذہب کے ہزاروں پیروکار اور زائرین کا سارا سال آنا جانا رہتا ہے۔ مندر کے شمال میں ایک وسیع تالاب واقع ہے جہاں جین دھرم کے پیروکار اپنے مُردوں کی آخری رسومات ادا کرتے ہیں۔

تالاب کے قریب ایک قلعہ تھا جس کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ گوبندرائے کے بیٹے چندن نے تعمیر کروایا تھا۔ یہ قلعہ 1857ء کی جنگ تک موجود تھا لیکن برطانوی افواج نے اسے باغیوں کا مرکز ہونے کی وجہ سے 1859ء میں مسمار کر دیا۔

نگرپارکر کے شمال میں چھاچھرو، مغرب میں مٹھی، مشرق میں جودھ پور بھارت اور جنوب میں رن آف کچھ واقع ہیں۔ یوں تھرپارکر کا یہ سرحدی شہر چاروں اطراف سے تاریخ علاقوں میں گھرا ہوا ہے۔ نگرپارکر کم وبیش 62 کلومیٹر رقبہ پارکر یعنی پہاڑوں اور چٹانوں پر مشتمل ہے اور باقی سارا علاقہ ریت کے بلند وبالا ٹیلوں پر مشتمل ہے جن پر سفر کرنا انتہائی دشوار گزار ہوتا ہے۔ نگرپارکر کا موسم سردیوں میں بہت سرد اور گرمیوں میں شدید گرم ہوتا ہے اس شہر میں اب بھی ہندوؤں کی اکثریت آباد ہے جبکہ مسلمان قبائل میں کھوسہ قبائل کے لوگ بڑی تعداد میں آباد ہیں۔

تھرپارکر میں احمدیت کا نفوذ

حضرت مصلح موعود نے وقف جدید کے ذمہ دیگر تربیتی امور کے علاوہ سندھ کے علاقہ تھرپارکر میں ہندوؤں کو پیغام حق پہنچانے کا کام بھی سپرد فرمایا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع جب ناظم ارشاد وقف جدید تھے تو انہوں نے 1960ء میں یہاں کا دورہ کیا تھا۔ اس لحاظ سے یہاں کی خوش قسمت سرزمین کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خلافت سے پہلے قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا اور آج خداتعالیٰ کے فضل کے ساتھ صحرائے تھر میں جماعت احمدیہ کا پودا لگے ہوئے نصف صدی ہونے کو ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 27 دسمبر 1985ء کو خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے سندھ کے علاقہ تھرپارکر میں ہندوؤں میں پیغام حق پہنچانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

شروع کے چند سالوں میں ہمیں باوجود بہت کوشش کے کوئی پھل نہیں ملا۔ خصوصاً وہ علاقے جہاں ہندو قومیں زیادہ آباد ہیں وہاں کئی قسم کے ایسے مسائل تھے جن کے ساتھ نبٹنا ہمارے بس کی بات نہیں تھی ...... حضرت مصلح موعود کی طرف سے بار بار تاکید تھی کہ اس کام کو نہیں چھوڑنا اور اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا پھر بالآخر ان کا یہ جمود ٹوٹا۔ ان کی نفرت دور ہوئی۔ محبت اور پیار کے ساتھ جب ان کو (دین) کی تعلیم دی گئی تو توجہ پیدا ہونی شروع ہوئی پھر انہیں میں سے واقفین بھی پیدا ہوئے جنہوں نے بہت جلدی جلدی اخلاص میں ترقی کی اور اپنے آپ کو وقف کیا اور جب ایک دفعہ یہ جمود ٹوٹا تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تیزی کے ساتھ ان میں (دین) پھیلنا شروع ہو گیا ...... ان قوموں کے خصوصی حالات کی وجہ سے عیسائی ان کو اپنا شکار سمجھتے تھے ......عیسائی قوموں کے لئے تو یہ تر لقمہ تھے۔ چنانچہ پیشتر اس سے کہ وقف جدید وہاں کام شروع کرتی عیسائیوں نے وہاں جال پھیلا دیئے...... ان حالات میں وقف جدید نے وہاں کام کا آغاز کیا ......اس قوم نے غیر معمولی طور پر ہمیں نئی راہیں عطا کیں ...... اور عیسائیوں کے کلیۃً وہاں سے پاؤں اکھڑ گئے"۔ (خطبہ جمعہ 27 دسمبر 1985ء)

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 4 جنوری 1991ء کو خطبہ جمعہ میں علاقہ تھرپارکر کی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"میں جب پہلی دفعہ وہاں گیا تو پہلی تکلیف جو شدت سے محسوس ہوئی وہ پانی کا فقدان تھا یعنی پانی میسر تو تھا لیکن ایسا خوفناک کہ اس کے پینے سے بجائے اس کے کہ پیاس بجھے الٹی آتی تھی اور طبیعت متلانے لگتی تھی۔ تیل کی طرح کا پانی مٹھی کے علاقے میں ہوتا ہے اور وہ بھی قیمت دے کر خریدنا پڑتا تھا اور دنیا کی سہولت وہاں میسر نہیں تھی ...... بعض ایسے سانپ ہیں جن کو پین کہتے ہیں......یعنی پی جانے والا سانپ اور وہ سانپ ڈستا نہیں بلکہ وہ کہتے تھے کہ منہ پر منہ رکھ کر سانس پی جاتا ہے دراصل وہ زہر تھوکتا ہے......اگر اس کا مریض بچ جائے تو اندھا ہو جاتا ہے۔"

ایسے ماحول اور تکلیف دہ حالات میں معلمین وقف جدید کو نگرپارکر اور مٹھی کے علاقوں میں پیغام حق پہنچانے کے لئے بھجوانا شروع کیا جہاں نہ رہائش کے لئے مناسب جگہ ملتی تھی نہ زندگی کی کوئی اور سہولت میسر تھی سفر کی تکلیف کے ساتھ ساتھ شدید مخالفت کا بھی سامنا تھا۔ ابتداء میں معلمین معمولی جھونپڑیوں میں رہائش رکھتے ہوئے پیغام حق پہنچاتے تھے اب بھی بعض معلمین کی رہائش ایسی ہی جھونپڑیوں میں ہے۔ جبکہ ہر سال مرحلہ وار پختہ معلم ہاؤسز کی تعمیر کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

خلافت ثانیہ کے آخری ایام میں چار پھلوں کے ساتھ جس توحید کا آغاز ہوا آج خداتعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس علاقہ کی ہزاروں سعید روحیں احمدیت کی آغوش میں آچکی ہیں اور شرک اور بت پرستی کو چھوڑ کر خدائے واحد ویگانہ کی عبادت کرنے لگے ہیں۔

خاکسار کو بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس علاقہ میں عرصہ 6 سال تک خدمت دین کی توفیق ملی۔ اس وقت بھی 35 کے قریب معلمین اس علاقہ میں دینی فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

جناب ثاقب زیروی صاحب نے کیا خوب فرمایا ہے۔

صحراؤں کے تپتے سینوں پر ہیں ثبت ہمارے نقش قدم
گلزار بنا کر کھیلتے ہیں ہم جلتے ہوئے انگاروں سے
اٹھے ہیں جو منزل کی جانب بڑھتے ہی چلے جائیں گے قدم
مرعوب نہ ہوں گے دل والے حالات کی ان یلغاروں سے

بقیہ از صفحہ 3: رسول اللہ ﷺ کا بچوں سے حسن سلوک

ابوالقاسم (رسول اللہ ﷺ کی کنیت تھی) کی اطاعت کرو۔ چنانچہ اس لڑکے نے اسلام قبول کر لیا رسول اللہ جب وہاں سے نکلے تو بہت خوش تھے اور فرما رہے تھے الحمدللہ خدا نے اس لڑکے کو آگ سے نجات بخشی۔

(صحیح بخاری کتاب الجنائز باب اذا اسلم الصبی)

مشرکین کے بچوں سے شفقت کا درس

آپ ﷺ صرف مسلمان بچوں یا عیسائی بچوں سے شفقت کا سلوک نہ کرتے تھے بلکہ مشرکین کے بچوں کا بھی کس قدر خیال آپ کے دل میں تھا اس کا اندازہ اس واقعہ سے خوب لگایا جا سکتا ہے۔

حضرت حسن بن اسودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک غزوہ کے موقع پر مقتولین میں کچھ بچوں کی نعشیں بھی پائی گئیں۔ رسول اللہ کو جب پتہ چلا تو آپ نے فرمایا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جنہوں نے جنگ جو مردوں کے ساتھ معصوم بچوں کو بھی قتل کر ڈالا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ مشرکوں کے بچے ہی تو تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا آج تم میں سے جو بہترین لوگ ہیں وہ بھی کل مشرکوں کے بچے ہی تو تھے یاد رکھو جب بھی کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو نیک فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ اس کے بعد اس کے ماں باپ اسے یہودی یا عیسائی بنا دیتے ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 24 بیروت)

جانوروں کے بچوں سے حسن سلوک

نبی کریم ﷺ کے دل میں صرف انسانوں کے بچوں کے لئے ہی رحمت وشفقت کے جذبات نہ تھے بلکہ آپ کے دل میں جانوروں کے بچوں کا کس قدر خیال تھا جس کا اندازہ ہمیں اس واقعہ سے خوب ہوتا ہے۔

ایک موقعہ پر ایک صحابی رسولؐ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کی جھولی میں کوئی چیز تھی۔ اس نے عرض کی آج میں نے عجیب واقعہ دیکھا۔ میں نے ایک پرندے کے بچے پکڑ کر جھولی میں ڈال لئے تو بچوں کی ماں میرے سر پر منڈلانے لگی۔ میں نے جھولی کھولی تو بچوں کی محبت کی وجہ سے بچوں کی ماں سیدھی میری جھولی میں آگئی اور بچوں سے لپٹ گئی میں نے جھولی بند کر لی۔ اب بچے اور ان کی ماں میری جھولی میں ہیں تو آپ نے فرمایا ان کو چھوڑ دو خدا بچوں کی ماں سے بھی زیادہ اپنے بندوں سے محبت کرنے والا ہے۔ (ادب المفرد۔ باب اخذ البیض)

ایک اور صحابی حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں: ہم ایک سفر میں رسولؐ اللہ کے ساتھ تھے کہ ایک چھوٹی چڑیا دیکھی جس کے ہمراہ دو بچے بھی تھے۔ ہم نے اس کے بچے اٹھائے تو چڑیا ہمارے قریب آگئی۔ رسول اللہ نے دیکھا تو فرمایا اس چڑیا کو اس کے بچوں کی وجہ سے کس نے تکلیف پہنچائی ہے۔ اس کے بچے واپس رکھ دو۔

(سنن ابوداؤد باب قتل الذر)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی حضرت نبی کریم ﷺ کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین)

ساری ساری رات

تخت ہزارہ ضلع سرگودھا کے امیر محترم ماسٹر ناصر احمد صاحب شہید تہجد کے پابند تھے۔ حالات جیسے بھی خراب ہوتے بیت الذکر جا کر نماز پڑھتے۔ مکرم حاجی عبدالباسط صاحب سابق امیر جماعت تخت ہزارہ نے بتایا کہ ماسٹر صاحب راتوں کو جاگ کر ساری ساری رات عبادت کیا کرتے تھے۔ اتنی عبادت کرنے والا کوئی اور جوان آدمی میں نے ساری عمر نہیں دیکھا۔

آخری دن انہوں نے خود جمعہ پڑھایا اور دعا کی تحریک کی۔ ان کی اہلیہ نے کہا کہ نماز پڑھتے تھے تو اتنی لمبی کہ میں حیران رہ جاتی۔ جب دیکھو مصلے پر بیٹھے ہیں۔ میں ان کو دیکھ کر ڈر جاتی میرے دل میں وہم آتا کہ ایسے لوگ زیادہ دیر دنیا میں نہیں رہا کرتے۔ خدا ان کو جلد بلا لیا کرتا ہے۔

(الفضل 13 دسمبر 2000ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 122761 میں شہزاد مجید

ولد مجید احمد قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Freiburg ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16 جنوری 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 800 یورو ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔شہزاد مجید گواہ شد نمبر 1۔فضل الرحمٰن ولد عبید السلام گواہ شد نمبر 2۔محمد شریف وقاص ولد بشارت احمد

مسل نمبر 122762 میں فائزہ افضل

زوجہ محمد افضل قریشی قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Logon ضلع و ملک آسٹریلیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 27 مئی 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر بصورت زیور 7 تولہ 3500 آسٹریلین ڈالر اس وقت مجھے مبلغ 300 آسٹریلین ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ فائزہ افضل گواہ شد نمبر 1۔شفقت علی گوہر ولد چوہدری محمد لطیف گواہ شد نمبر 2۔سعید اللہ کمال ولد اللہ دتہ ناز مرحوم

مسل نمبر 122763 میں بشریٰ نوید

زوجہ نوید احمد قمر قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Logon ضلع و ملک آسٹریلیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 29 مئی 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر بصورت زیور 6 تولہ 300 آسٹریلین ڈالر اس وقت مجھے مبلغ 250 آسٹریلین ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ بشریٰ نوید گواہ شد نمبر 1۔نوید احمد قمر ولد میاں بشیر احمد اعوان گواہ شد نمبر 2۔سعید اللہ کمال ولد اللہ دتہ ناز مرحوم

مسل نمبر 122764 میں عظمیٰ ظفر

زوجہ ظفر احمد قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Logon ضلع و ملک آسٹریلیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26 مئی 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) پلاٹ 30Acr مالیتی 30 ہزار آسٹریلین ڈالر (2) مکان 5 لاکھ آسٹریلین ڈالر (3) Bank 4Owning لاکھ آسٹریلین ڈالر (4) حق مہر بصورت زیور 20 تولہ 10 ہزار آسٹریلین ڈالر اس وقت مجھے مبلغ 300 آسٹریلین ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ عظمیٰ ظفر گواہ شد نمبر 1۔شفقت علی گوہر ولد چوہدری محمد لطیف گواہ شد نمبر 2۔سعید اللہ کمال ولد اللہ دتہ ناز مرحوم

مسل نمبر 122765 میں امۃ الجمیل

زوجہ اقبال احمد اعوان قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Logon ضلع و ملک آسٹریلیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26 مئی 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) جیولری 15 تولہ 6 لاکھ روپے پاکستانی (2) حق مہر 25 ہزار روپے پاکستانی اس وقت مجھے مبلغ 300 آسٹریلین ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔امۃ الجمیل گواہ شد نمبر 1۔شفقت علی گوہر ولد چوہدری محمد لطیف گواہ شد نمبر 2۔سعید اللہ کمال ولد اللہ دتہ ناز مرحوم

مسل نمبر 122766 میں شہناز نسرین

زوجہ ارشد جاوید قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Logon ضلع و ملک آسٹریلیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 27 مئی 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) مکان مشترکہ 1/2 حصہ 225000 آسٹریلین ڈالر (2) جیولری 4 تولہ 2 ہزار آسٹریلین ڈالر اس وقت مجھے مبلغ 250 آسٹریلین ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ شہناز نسرین گواہ شد نمبر 1۔ارشد جاوید ولد انور احمد گواہ شد نمبر 2۔شفقت علی گوہر ولد چوہدری محمد لطیف

مسل نمبر 122767 میں راشدہ وارث

زوجہ محمد وارث قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Logon ضلع و ملک آسٹریلیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26 مئی 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) جیولری 210 گرم مالیتی 10367 آسٹریلین ڈالر (2) حق مہر 18 ہزار روپے پاکستانی اس وقت مجھے مبلغ 250 آسٹریلین ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ راشدہ وارث گواہ شد نمبر 1۔شفقت علی گوہر ولد چوہدری محمد لطیف گواہ شد نمبر 2۔سعید اللہ کمال ولد اللہ دتہ ناز

مسل نمبر 122768 میں انیلہ عثمان

زوجہ عثمان اشرف قوم کھرل پیشہ خانہ داری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Logon ضلع و ملک آسٹریلیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 29 مئی 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) جیولری 16 تولہ مالیتی 8 ہزار آسٹریلین ڈالر (2) حق مہر 7 ہزار آسٹریلین ڈالر پاکستانی اس وقت مجھے مبلغ 500 آسٹریلین ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔انیلہ عثمان گواہ شد نمبر 1۔عثمان اشرف ولد محمد اشرف گواہ شد نمبر 2۔ شفقت علی گوہر ولد چوہدری محمد لطیف

مسل نمبر 122769 میں محمد اختر طاہر

ولد محمد سرور قوم جٹ پیشہ کاروبار عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Melborn ضلع و ملک آسٹریلیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26 جون 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) مکان مشترکہ 1/2 حصہ 4 لاکھ آسٹریلین ڈالر اس وقت مجھے مبلغ 1500 آسٹریلین ڈالر ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔محمد اختر طاہر گواہ شد نمبر 1۔عبدالرحیم طارق ولد عبدالقادر گواہ شد نمبر 2۔عبدالرزاق ولد فضل الدین

مسل نمبر 122770 میں نسیم اختر

زوجہ محمد عارف جاوید قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Melborn ضلع و ملک آسٹریلیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 27 مئی 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) جیولری 1 تولہ 500 آسٹریلین ڈالر (2) حق مہر 2 ہزار آسٹریلین ڈالر اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار آسٹریلین ڈالر ماہوار بصورت Social H مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔نسیم اختر گواہ شد نمبر 1۔عبدالرحیم طارق ولد عبدالقادر گواہ شد نمبر 2۔محمد عارف عابد ولد محمد حسین

مسل نمبر 122771 میں Mohammad Hassan Shahid

ولد Mohammad Tafazzul Hassan قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Canbera ضلع و ملک آسٹریلیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2 اگست 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1600 آسٹریلین ڈالر ماہوار بصورت Wages مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔Mohammad Hasan Shahid گواہ شد نمبر 1۔ Mohammad Tofazzal Hassan s/o Mohammad Hsasn گواہ شد نمبر 2۔ Bashir Ahmad s/o Ghulam Muhammad

مسل نمبر 122772 میں مصباح نعیم

زوجہ شہزاد خالد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Logon ضلع و ملک آسٹریلیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26 مئی 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) جیولری 11 تولہ 4500 آسٹریلین ڈالر (2) حق مہر 30 ہزار روپے پاکستانی اس وقت مجھے مبلغ 250 آسٹریلین ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ مصباح نعیم گواہ شد نمبر 1۔سعید اللہ کمال ولد اللہ دتہ ناز مرحوم گواہ شد نمبر 2۔شفقت علی گوہر ولد چوہدری محمد لطیف

مسل نمبر 122773 میں رخسانہ کوکب

زوجہ طارق محمود قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Logon ضلع و ملک آسٹریلیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2 جون 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) جیولری 10 تولہ 5 ہزار آسٹریلین ڈالر (2) حق مہر 5 ہزار روپے پاکستانی اس وقت مجھے مبلغ 900 آسٹریلین ڈالر ماہوار بصورت Social A مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔رخسانہ کوکب گواہ شد نمبر 1۔نجم الصبح ولد طارق محمود گواہ شد نمبر 2۔سعید اللہ کمال ولد اللہ دتہ ناز

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم ارشاد احمد دانش صاحب مربی سلسلہ ٹینچ بھاٹہ راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 21 مارچ 2016ء کو عمران احمد واقف نو ولد مکرم محمد افضل قریشی صاحب حلقہ چمن آباد راولپنڈی کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ خاکسار نے بچے سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ اس نے ترجمہ قرآن شروع کر دیا ہے۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ کے حصہ میں آئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنے، ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نکاح و تقریب رخصتانہ

محترم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ حافظہ فائزہ کوکب صاحبہ کے نکاح کا اعلان مورخہ 20 مارچ 2016ء کو ایوان محمود میں مکرم خواجہ محمد احسان ایڈووکیٹ صاحب ابن مکرم خواجہ محمد ارشاد صاحب گلشن راوی لاہور کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نمائندگی میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دو لاکھ پچیس ہزار روپے حق مہر پر فرمایا۔ اسی دن رخصتی بھی عمل میں آئی اور محترم صاحبزادہ صاحب نے ہی دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتہ بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم ریاض احمد ناصر ابڑو صاحب مربی ضلع حیدرآباد تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم ڈاکٹر مصور احمد سدھو صاحب احمدیہ ہسپتال نگر پارکر ضلع تھرپارکر کو مورخہ 18 مارچ 2016ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اضلان احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری نصر محمود سدھو صاحب صابن دستی ضلع بدین کا پوتا اور مکرم نجیب بشیر بٹ صاحب آف کنڈیارو حال حیدرآباد کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین، نیک، صالح اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

پنجاب پبلک سروس کمیشن نے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور سکول اینڈ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں ملازمتوں کا اعلان کر دیا ہے۔ تفصیلات و آن لائن اپلائی کرنے کیلئے وزٹ کریں۔

www.ppsc.gop.pk

لاہور نالج پارک کمپنی کو چیف سیکیورٹی آفیسر اور جنرل مینیجر (پلاننگ اینڈ کنسٹرکشن) کی خالی آسامیوں کیلئے موزوں امیدواران سے درخواستیں مطلوب ہیں۔

جی ایم کیبلز اینڈ پائپس پرائیویٹ لمیٹڈ کو مارکیٹنگ، اکاؤنٹ اور انجکشن مولڈنگ ڈیپارٹمنٹ میں تجربہ کار اور محنتی سٹاف کی ضرورت ہے۔

یونائیٹڈ آٹو انڈسٹریز پرائیویٹ لمیٹڈ کو سیلز مینیجر اور سیلز ایگزیکٹو کی ضرورت ہے۔

پیکیجز لمیٹڈ کو تجربہ کار سول انجینئرز کی خالی آسامی کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

ٹرپل ایم (سنیکس بنانے والی کمپنی) کو نیشنل سیلز مینیجر کی ضرورت ہے۔

کمبائنڈ فیبرکس لمیٹڈ کو مینیجر ایچ آر کی آسامی کیلئے موزوں امیدواران سے درخواستیں مطلوب ہیں۔

یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور کو ڈائریکٹر (پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ)، ڈپٹی ڈائریکٹر (ایڈمنسٹریشن، فنانس، ایگزیمینیشنز) نیٹ ورک مینیجر، اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ایڈمنسٹریشن، فنانس، ایگزیمینیشنز) سینئر انجینئر، یونیورسٹی انجینئر، سافٹ ویئر انجینئر، انونٹری آفیسر، سینئر کی پنچ آپریٹر، کی پنچ آپریٹر، اکاؤنٹس اسسٹنٹ، جونیئر آڈٹ آفیسر، جونیئر کے پی او، لیبارٹری اسسٹنٹ، آفس اسسٹنٹ، اٹینڈنٹ اور سیکیورٹی گارڈ کی ضرورت ہے۔

پریس انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ اسلام آباد کو فوٹوگرافر، ٹیلی فون آپریٹر، ڈسپیچ رائیڈر اور ڈرائیور کی خالی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

ٹیکنیکل ٹریننگ کے مواقع

PSDF کے تعاون سے CTTS پنجاب کے چند منتخب اضلاع سے تعلق رکھنے والی خواتین کیلئے ریسیپشن آپریشن سروس اور کک کے 3 ماہ کے شارٹ کورسز کا آغاز کر رہا ہے۔ دوران کورس ماہانہ وظیفہ، یونیفارم اور کتب ادارے کی جانب سے فراہم کی جائیں گی۔

ٹیکنالوجی اپگریڈیشن اینڈ سکل ڈویلپمنٹ کمپنی (ٹسڈک) حکومت پاکستان PSDF کے تعاون سے پنجاب کے منتخب کردہ چند اضلاع سے تعلق رکھنے والے افراد کیلئے 3 ماہ کی سولر فوٹو والٹکس ٹریننگ کا آغاز کر رہی ہے۔ دوران کورس 1500 روپے ماہوار وظیفہ ادارے کی جانب سے فراہم کیا جائے گا۔

ہاشو فاؤنڈیشن PSDF کے تعاون سے پنجاب کے منتخب کردہ اضلاع سے تعلق رکھنے والی خواتین کیلئے خانسامہ (کک) کے 3 ماہ کے شارٹ کورس کا آغاز کر رہا ہے۔ وظیفہ یونیفارم اور کتب ادارے کی جانب سے فراہم کی جائیں گی۔

P S D F صوبہ پنجاب کے منتخب کردہ اضلاع سے تعلق رکھنے والی خواتین کیلئے 3 ماہ کے Cook/ Chef کے کورس کا آغاز کر رہا ہے۔ دوران کورس کتب، وظیفہ اور یونیفارم ادارے کی جانب سے فراہم کیا جائے گا۔

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 27 مارچ 2016ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت و تجارت ربوہ)

مستحق طلبہ کی امداد میں حصہ لیں

علم کا فروغ اور اس کی روشنی دنیا میں پھیلانا دین حق کا بنیادی مشن ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خدائے عزوجل نے پہلی وحی میں فرمایا اقرأ کہ پڑھ اللہ کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا آپ ﷺ نے فروغ علم کے لئے بے پناہ جدوجہد کی۔ آپ ﷺ نے تحصیل علم کو جہاد قرار دیا یہاں تک فرمادیا کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے پھر فرمایا کہ پنگھوڑے سے قبر تک علم حاصل کرو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود نے تو خدا تعالیٰ سے خبر پاکر ہمیں یہ نوید دی کہ

میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:

اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کر دیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں، کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا۔

طلبہ کی امداد کا فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہو سکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالبعلم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہو سکتا ہے۔

پس آیئے! حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کیلئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔ اس کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ امداد طلبہ کے نام سے قائم ہے۔ اس کے تحت سینکڑوں طلباء کی مدد کی جاتی ہے، سالانہ داخلہ جات، ماہوار ٹیوشن فیس، درسی کتب کی فراہمی، یونیفارم اور دیگر تعلیمی ضروریات میں حسب گنجائش معاونت کی جاتی ہے۔

عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد امداد طلبہ میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

فون نمبرز: 0092 47 6215 448

0092 47 6212 473

موبائل نمبر: 0333 6706649

Email: info@nazarattaleem.org

Website: www.Nazarattaleem.org

(نظارت تعلیم)

احمدی نابینا افراد متوجہ ہوں

مجلس نابینا ربوہ ایک عرصہ سے احمدی نابینا افراد کی فلاح و بہبود اور معاشرے میں فعال کردار ادا کرنے کے قابل بنانے کیلئے سرگرم عمل ہے۔ جس کے نتیجہ میں متعدد نابینا افراد معذور بننے کی بجائے اپنے اور اپنے خاندان کا بوجھ اٹھانے کے قابل ہو گئے ہیں۔ اس تنظیم کے اہم کاموں میں یہ بھی شامل ہے کہ اپنے بھائیوں کو ہمہ وقت مفید وجود بنانے اور ان کی احساس کمتری کو دور کرنے کیلئے مختلف تقریبات، مقابلہ جات اور دیگر دلچسپی کے پروگرامز کا انعقاد کرتی ہے۔ نیز ہنر سکھانے کی کلاسز بھی لگائی جاتی ہیں۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان بھر کے تمام احمدی نابینا افراد جو تا حال اس مفید تنظیم سے منسلک نہیں ہوئے وہ جلد از جلد اس سے وابستہ ہوں اور اپنے آپ کو گمنامی کی زندگی سے نکال کر کوئی نہ کوئی ہنر سیکھیں اور اپنے آپ کو منوائیں۔ مجلس نابینا کا دفتر خلافت لائبریری ربوہ میں قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(صدر مجلس نابینا ربوہ)

☆☆☆☆☆☆☆

درخت ماحول کو آلودگی سے بچاتے ہیں

مکرم قیصر محمود صاحب

ویسٹ انڈیز ورلڈ T20 کا دوسری بار چیمپئن

ورلڈ T20 کرکٹ ہر دو سال کے بعد آئی سی سی کی زیرِ نگرانی منعقد ہوتا ہے۔ (لیکن اب یہ ہر 4 سال کے بعد ہوا کرے گا یعنی اگلا ورلڈ T20 2020ء میں کھیلا جائے گا) اس بار یہ ورلڈ کپ انڈیا میں کھیلا گیا جس میں 16 ٹیمیں شامل ہوئیں اور آخر کار فائنل میں ویسٹ انڈیز انگلینڈ کو شکست دے کر T20 ورلڈ چیمپئن بننے میں کامیاب رہی۔

ابتدائی راؤنڈ

ٹورنامنٹ شروع ہونے سے قبل ہی عالمی رینکنگ کی آٹھ ٹاپ ٹیمیں پہلے ہی سپر ٹین مرحلہ میں داخل ہوگئی تھیں جبکہ باقی دو ٹیموں کا فیصلہ ابتدائی راؤنڈ میں ہونا تھا۔ ابتدائی راؤنڈ میں آٹھ ٹیموں کو دو گروپس میں تقسیم کیا گیا جہاں سے ہر گروپ کی ٹاپ ٹیم نے اگلے مرحلہ میں جگہ بنانی تھی۔ گروپ اے سے بنگلہ دیش نے سپر ٹین مرحلہ کے لئے کوالیفائی کیا اور گروپ بی سے افغانستان کی ٹیم نے اپنے تمام میچز جیت کر اگلے مرحلہ میں اپنی جگہ پکی کی۔

سپر 10 مرحلہ

اس مرحلہ سے ہر گروپ سے ٹاپ ٹو ٹیموں نے سیمی فائنل کیلئے کوالیفائی کرنا تھا۔ اس سٹیج پر بھی نہایت شاندار مقابلے دیکھنے کو ملے۔ اس مرحلہ کا آغاز گروپ نمبر 2 کے ایک مقابلہ میں بھارت کو نیوزی لینڈ کے خلاف شکست سے ہوا۔ جبکہ گروپ نمبر 1 میں ویسٹ انڈیز نے کرس گیل کی شاندار سنچری کی بدولت انگلینڈ کو ہرا کر اپنی فتوحات کا آغاز کیا۔ گروپ نمبر 1 میں ویسٹ انڈیز نے انگلینڈ کے علاوہ جنوبی افریقہ اور سری لنکا کو بھی شکست دی جبکہ اپنے آخری میچ میں اسے افغانستان سے شکست اٹھانا پڑی۔ تاہم اس گروپ میں ویسٹ انڈیز پہلے اور انگلینڈ دوسرے نمبر پر رہا اور یہ دونوں ٹیمیں سیمی فائنل کے لئے کوالیفائی کرنے میں کامیاب رہیں۔ انگلینڈ کو صرف ویسٹ انڈیز سے شکست ہوئی۔ انگلینڈ نے اپنے ایک اہم میچ میں جنوبی افریقہ کے خلاف 229 رنز کا ہدف آسانی سے حاصل کیا۔ اس گروپ میں افغانستان نے تمام ٹیموں کے خلاف نہایت شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

گروپ نمبر 2 میں نیوزی لینڈ نے تمام ٹیموں کو شکست دے کر سیمی فائنل کھیلنے کا اعزاز حاصل کیا۔ اس گروپ سے سیمی فائنل میں پہنچنے والی دوسری ٹیم انڈیا تھی۔ جس نے آسٹریلیا، پاکستان اور بنگلہ دیش کو شکست دی۔ انڈیا اور بنگلہ دیش کا میچ شاید اس ٹورنامنٹ کا سب سے بہترین میچ تھا۔ جہاں بنگلہ دیش آخری تین بالوں پر دو رنز نہ بنا سکی اور شکست سے دو چار ہوئی۔ پاکستان نے اس گروپ میں واحد کامیابی بنگلہ دیش کے خلاف حاصل کی۔

سیمی فائنلز

پہلے سیمی فائنل میں انگلینڈ اور نیوزی لینڈ کا مقابلہ تھا۔ نیوزی لینڈ نے انگلینڈ کے خلاف پہلے کھیلتے ہوئے 153 رنز بنائے۔ کولن منرو نے 46 رنز کی باری کھیلی۔ انگلینڈ کے بن سٹوکس نے تین کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ انگلینڈ نے مین آف دی میچ جیسن روئے کی 44 گیندوں پر 78 رنز کی شاندار اننگ کی بدولت مطلوبہ ہدف صرف 17.1 اوورز میں پورا کر کے دوسری بار ورلڈ T20 کے فائنل میں جگہ بنائی۔

دوسرے سیمی فائنل میں انڈیا نے پہلے کھیلتے ہوئے ویسٹ انڈیز کے خلاف 192 رنز بنائے۔ جس میں ویرات کوہلی کے 89 رنز کی شاندار اننگ شامل تھی۔ جواب میں ویسٹ انڈیز نے شاندار کھیل کی بدولت انڈیا کو سات وکٹوں سے ہرا کر دوسری بار فائنل کھیلنے کا اعزاز حاصل کیا۔ ویسٹ انڈیز سے ایک دو روز پہلے آکر ٹیم میں شامل ہونے والے لینڈل سمنز نے 51 گیندوں پر شاندار 82 رنز کی باری کھیل کر مین آف دی میچ کے حقدار قرار پائے۔

فائنل

3۔اپریل کو کولکتہ کے میدان میں ویسٹ انڈیز اور انگلینڈ کے درمیان ٹرافی کے حصول کیلئے فائنل میچ ہوا۔ ایک اہم ٹاس ویسٹ انڈیز کے کپتان ڈیرن سیمی نے جیتا اور انگلینڈ کو پہلے بیٹنگ کی دعوت دی۔ ابتدائی کھلاڑیوں کے جلد آؤٹ ہوجانے کے باوجود بھی انگلینڈ کی ٹیم 155 رنز بنانے میں کامیاب رہی۔ جو روٹ نے شاندار 54 رنز بنائے۔ جواب میں ویسٹ انڈیز کی ٹیم بھی ابتداء میں ہی مشکلات کا شکار ہوگئی اور 11 رنز پر اس کے تین کھلاڑی آؤٹ ہوگئے۔ بعد میں مارلن سیموئلز اور ڈیرن براوو نے 75 رنز کی شراکت بنا کر ویسٹ انڈیز کی فتح کی امید زندہ رکھی۔ براوو کے آؤٹ ہونے کے بعد ڈیرن سیمی اور اندرے رسل کے جلد آؤٹ ہونے سے ویسٹ انڈیز پھر مشکلات میں گھر گئی۔ 19 اوور تک انگلینڈ پوری طرح میچ اپنے قبضہ میں کر چکی تھی۔ آخری اوور میں ویسٹ انڈیز کو 19 رنز کی ضرورت تھی اور سامنے نئے کھلاڑی کارلوس برتھ وٹ تھے اور گیند سیمی فائنل کے ہیرو بن سٹوک کے ہاتھ میں۔ لیکن آخری اوور کی پہلی چار گیندوں پر وہ ہوا جس کا کسی نے سوچا بھی نہ تھا۔ برتھ وٹ نے پہلی چار گیندوں پر چار بلند وبالا چھکے لگا کر اپنی ٹیم کو دوسری بار ورلڈ T20 چیمپئن بنا دیا۔ اس طرح انگلینڈ کو اس بڑے مقابلہ میں چار وکٹوں سے شکست ہوئی۔

فائنل کے مین آف دی میچ مارلن سیموئلز رہے جنہوں نے 66 گیندوں پر 85 رنز کی شاندار اننگ کھیلی۔

گزشتہ ورلڈ T20 کی طرح اس بار بھی بہترین کھلاڑی انڈیا کے ویرات کوہلی رہے جنہوں نے پورے ٹورنامنٹ میں بہترین بلے بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے 273 رنز بنائے۔

2016ء ویسٹ انڈیز کا سال

2016ء کا سال بجا طور پر ویسٹ انڈیز کے نام رہا۔ جہاں اس نے پہلے بنگلہ دیش میں ہونے والا انڈر 19 ورلڈ کپ جیتا اور پھر 3۔اپریل 2016ء کو خواتین کی ورلڈ T20 کپ ویسٹ انڈیز نے آسٹریلیا کو ہرا کر اپنے نام کیا اور پھر مردوں کی ٹیم نے بھی ورلڈ T20 جیت کر ایک نیا ریکارڈ اپنے قبضہ میں کیا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ تینوں فائنلز میں ویسٹ انڈیز نے عام ٹیموں کو شکست نہیں دی۔ بلکہ ان تین فائنل مقابلوں میں انڈیا، آسٹریلیا اور انگلینڈ کو ویسٹ انڈیز کے ہاتھوں شکست ہوئی۔ جی ہاں! کرکٹ کے تین بڑوں (Three Bigs) کو۔

☆............☆............☆

اتھوال فیبرکس لان ہی لان
اتحاد+ بجوہ+ نور+ رمشا نیز
بے بی پرنٹ لان چیلنج ریٹ پر
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ اعجاز احمد اتھوال: 0333-3354914

اوقاتِ کار: صبح 8:30 تا 1 بجے
شام 4 تا 8 بجے
ناغہ جمعۃ المبارک
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
047-6212434-6211434

ربوہ میں پہلی بار ☆ پیو اور جیو
جاذب پیور واٹر جدید امریکن ٹیکنالوجی واٹر فلٹریشن پلانٹ
جاذب پیور واٹر صحت مند اور محفوظ پینے کا شفاف اور بہترین پانی جسے ریورس اوسموسس پلانٹ پر اس کے ذریعہ غیر ضروری نمکیات اور بیکٹیریا سے پاک کیا جاتا ہے۔ تیاری سے لے کر پیکنگ تک کے تمام مراحل کو حفظانِ صحت کے اصولوں کے عین مطابق پایہ تکمیل تک پہنچایا جاتا ہے۔ (متوازن منرل کی وجہ سے پانی کا اصل ذائقہ برقرار)
جاذب پیور واٹر ڈرنکنگ واٹر میں صحت کیلئے ضروری منرلز کی متوازن مقدار شامل ہے جس کا ذائقہ نہ صرف آپ کی فیملی بلکہ آپ کی فیملی کے ہر فرد کے لئے پسندیدہ رہتا ہے اور جسم کیلئے ضروری نمکیات کی کمی کو دور کرتا ہے۔
جاذب پیور واٹر ہر لحاظ سے آپ کی صحت کی حفاظت یقینی بناتا ہے۔ ہوم ڈلیوری کی سہولت موجود ہے
دارالرحمت غربی ربوہ رابطہ نمبر: 0333-6707975, 0334-4247437

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 6 اپریل

طلوع فجر	4:28
طلوع آفتاب	5:49
زوال آفتاب	12:11
غروب آفتاب	6:33
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	28 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	15 سنٹی گریڈ

موسم جزوی طور پر ابر آلود رہنے کا امکان ہے

کائنات ہومیو کلینک
اٹھرا، اولاد نرینہ، بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہوجانا، معدے کا السر، بچوں کا سوکھا پن اور خواتین کے پیچیدہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے
ہومیوپیتھی ڈاکٹر کشور باجوہ
3-4 ناصر آباد شرقی ربوہ 0342-6703013

Warda
فیبرکس
گرمی آئی لان لائی
لان ہی لان
تمام لان انتہائی مناسب ریٹ پر حاصل کریں۔

موٹر پوائنٹ
نئی اور پرانی گاڑیوں کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
پروپرائٹر: آصف احمد ظفر۔17 بلال مارکیٹ ربوہ
0345-6311000,0300-7710709
asifbaloch786@ymail.com

آپ کی خدمت میں پورے 40 سال
میاں کوثر کریانہ سٹور
اقصیٰ روڈ ربوہ
طالبِ دعا: میاں عمران
047-6211978
0332-7711750

ارشد کمپوزنگ سنٹر
ارشد محمود
کالج روڈ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ
0332-7077571,047-6212810
E-mail:arshadrabwah@gmail.com
شادی کارڈز● وزٹنگ کارڈز● کیش میمو● انعامی شیلڈز
نیم پلیٹ● فلیکس● سکینگ کمپوزنگ انگلش، اردو، عربی، پنجابی

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden SM4 5BQ
00442036094712

FR-10